افطاری کے بعد مغرب میں کتنی تاخیر کی جاسکتی ہے؟

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

الاستفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ افطاری کے بعد مغرب میں کتنی تاخیر کی جاسکتی ہے اور مستحب کیا ہے؟

سائل: عبداللہ (انگلینڈ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیَ النُّوْرَ وَالصَّوَاب

سوائے روزِ ابر کے مغرب میں تعجیل ہی مستحب ہے لہٰذا بہتر یہ ہے کہ افطاری کے فوراً بعد بلا تاخیر مغرب پڑھی لی جائے۔ لیکن اگر کسی نے افطاری کے بعد اتنی دیر تاخیر کی جتنی دیر میں دو رکعت پڑھی جاتی ہیں تو بلا کراہت درست ہے اور اگر اس سے زیادہ تاخیر کی تو مکروہ تنزیہی ہے اور اگر بہت زیادہ تاخیر کی کہ چھوٹے چھوٹے ستارے بھی خوب ظاہر ہوگئے تو مکروہ تحریمی ہے۔

جیساکہ فتاوی ہندیہ میں ہے "وَيُسْتَحَبُّ تَعْجِيلُ الْمَغْرِبِ فِي كُلِّ زَمَانٍ"

("الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الأول في المواقيت، الفصل الثاني، ج۱، ص۵۲)

اور فتاوی رضویہ میں امامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: اِس (یعنی مغرِب) کا وَقتِ مُستَحَب جب تک ہے کہ ستارے خوب ظاہِر نہ ہو جائیں، اتنی دیر کرنی کہ (بڑے بڑے ستاروں کے علاوہ) چھوٹے چھوٹے ستارے بھی چمک آئیں مکروہ (تحریمی) ہے۔

(فتاوی رضویہ ج۵ ص۱۵۳)

اور بہار شریعت میں ہے: روز ابر (جس دن بادل چھائے ہوں) کے سوا مغرب میں ہمیشہ تعجیل مستحب ہے اور دو رکعت سے زائد کی تاخیر مکروہِ تنزیہی اور اگر بغیر عذر سفر و مرض وغیرہ اتنی تاخیر کی کہ ستارے گتھگئے، تو مکروہِ تحریمی۔

(بہار شریعت ج1 ص 453)

وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبہ ابوالحسن محمد قاسم ضیاء قادری

Date:21-5-2018